بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید اور اس دن سے متعلق بعض غلطیوں پر تنبیہ

عید اسلامی شعائر میں سے ایک **شعیرہ** ہے جسکے احترام اور تعظیم کا ایک مسلمان سے مطالبہ کیا گیا اور اسکی **حُرمت** پامال کرنے سے روکا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُحِلُّواْ شَعَآئِرَ اللّهِ " اے ایمان لانے والو! اللہ تعالی کے شعائر کی بے حرمتی مت کرو . . . '' [سورۃ المائدہ:5:2]، ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے" وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ " اللہ کے شعائر کا جو عزت واحترام کرے تو یہ اسکے دل کی پرہیزگاری کی وجہ سے ہے'' [سورۃ الحج:32]

ان آیات سے معلوم ہوا کہ شعائر الٰہیہ کی بے حرمتی جائز نہیں ہے لیکن بہت سے لوگ اس سے **غافل** ہو کر عید کے موقعہ پر حدود الٰہیہ کو پار کر جاتے ہیں، کچھ لوگ تو اس دن بعض ایسی عبادات کا اضافہ کرتے ہیں جو شریعت سے **ثابت** نہیں ہے اور کچھ لوگ بعض ایسے **فواحش** کا ارتکاب کرتے ہیں جس کی اجازت شریعت میں نہیں ہے ذیل میں ایسی ہی چند باتوں کا ذکر لیا جاتا ہے:

۱) **عید کی رات جاگ کر عبادت کرنا**: عید کی رات جاگ کر عبادت کرنا اور یہ سمجھنا کہ عید کی رات عبادت کی اسی طرح **فضیلت** وارد ہے جس طرح رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں کو حاصل ہے، حالانکہ عید کی رات کو عبادت کیلئے خاص کرنا اور اس دن جاگ کر عبادت کرنا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے، عید کی راتوں میں عبادت کے سلسلے میں جو حدیث نقل کی جاتی ہے وہ سخت ضعیف بلکہ موضوع ہے۔ [ضعیف الترغیب:۲۳۴۱]

۲)**عید کے دن کا روزہ**: بعض لوگوں کا یہ تصور ہے کہ عید الاضحیٰ کو عید کی نماز پڑھنے تک روزہ رکھا جاتا ہے، حالانکہ یہ تصور غلط ہے کیونکہ عید کے دن روزہ رکھنا **حرام** ہے۔

۳) **پرہیزگاری صرف ماہِ رمضان تک**: بعض لوگوں کے نزدیک عید کا تصور یہ ہے کہ رمضان کی وجہ سے بہت سے ایسے کام جن سے رمضان کے احترام میں رُکے ہوئے تھے اب عید کا چاند دیکھ کر وہ آزاد ہوگئے ہیں جبکہ ان میں سے بہت سے کام مکروہ اور حرام کا درجہ رکھتے ہیں جیسے بہت سے لوگ رمضان میں **فلیمں** دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں، داڑھی مونڈوانے سے رُک جاتے ہیں پھر عید کا چاند دیکھتے ہیں ان کاموں کی طرف خوشی خوشی پلٹ آتے ہیں حالانکہ یہ تصور بہت ہی غلط اور بندے کے دین وایمان کیلئے **خطرے** کا سبب ہے، مزید یہ کہ روزے کی حِکمت کے سراسر خلاف ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ " "اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلی قوموں پر فرض کیا گیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔" [سورۃ البقرہ:183]

٤) **عبادت صرف رمضان بھر** : بعض لوگ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت، قیام اللیل (تراویح) نماز باجماعت اور دیگر نوافل کا اہتمام تو کرتے ہیں لیکن عید کا چاند دیکھتے ہی ان تمام عبادتوں کو دوسرے رمضان تک کیلئے **الوداع** کہہ دیتے ہیں، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انکے تصور میں رمضان المبارک کا رب اور ہے اور دوسرے مہینوں کا رب کوئی اور۔

٥) **عید کے دن قبر ستان کی زیارت**: قبرستان کی زیارت ہر دم مسنون ہے عید کے دن کوئی خصوصیت نہیں ہے بلکہ عید کے دن کو قبرستان کی زیارت کیلئے خاص کرنا علماء نے اسے **بِدعت** لکھا ہے۔[أحکام الجنائز]

٦) **غم وعلم کا دن**: عید کا دن اللہ کی طرف **خوشی** کا ہدیہ و تحفہ ہے اس لئے اسے غم وحزن کا دن قرار دینا شعائر الٰہیہ کے تعظیم کے **خلاف** ہے اسکے باوجود بعض لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ اپنے کسی عزیز کی وفات کے بعد جب پہلی عید آتی ہے تو اہلِ خانہ اس خوشی کے دن کو غم وحزن میں بدل دیتے ہیں کہ بعض گھروں سے رونے اور نوحہ کی آواز آتی ہے، جو عید کے مقصد کے قطعاً خلاف ہے بلکہ اس مبارک دن میں اگر کسی کو اپنا وفات شدہ عزیز یاد بھی آتا ہے تو اسے **صبر وتحمل** سے کام لیکر بہ تکلف خوشیوں کا اظہار کرنا چاہے۔

٧) **مرد وزن کا اختلاط**: عید کی خوشی میں لوگ حدود الٰہیہ کو پار کرتے ہوئے سڑکوں، پارکوں اور عام مجمع میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط جائز سمجھتے ہیں اور اپنے بہنوں بیٹیوں کو ایسے مجمعوں میں جانے کی اجازت آسانی سے دے دیتے ہیں۔

٨) **اسلامی عید کو کافروں کی عیدوں سے مشابہت دینا**: شریعت نے مسلمانوں کو کافروں کی **مُشابہت** سے سختی سے منع فرمایا ہے اور جن امور میں مشابہت سے منع فرمایا ہے ان میں عید بھی داخل ہے اس لئے ایک مومن کو چاہئے کہ اللہ کے دشمنوں کی مشابہت سے پرہیز کرے لیکن بدقسمتی سے جاہل مسلمانوں نے اپنی عید کافروں کی عید کے مشابہہ بنادیا ہے جس کی متعدد شکلیں ہمارے اندر پائی جاتی ہیں:

1) عید میں مرد وعورتوں کا اختلاط۔
2) گانے بجانے کا اہتمام۔
3) بعض فواحش اور حرام کاموں کا ارتکاب جیسے شراب پینا، فلمیں دیکھنا، ناچ دیکھنا وغیرہ۔
4) فرائض وواجبات میں کوتاہی، بہت سے لوگ سیر و تفریح مشغول ہو کر اس دن فرض نمازوں کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔
5) مذاق اور کھیل کود میں حد سے تجاوز کر جانا۔
6) فضول خرچی سے کام لینا، وغیرہ۔
7) عید کا دن جس دن مسلمانوں کی زبانوں پر تکبیر و تہلیل و تحمید و تسبیح کے الفاظ ہونا چاہے وہیں بعض جگہوں پر فحش گانے موسیقی، شرکیہ قوالیاں اور مسلمان نوجوانوں کا ڈانس اور شور شرابا کا ایسا بازار گرم ہوتا ہے کہ اذان کی آواز تک نہیں سنائی دیتی۔
8) شرعاً ثابت شدہ عید جیسے جمعہ، عید الفطر وبقر عید کے دن کو وہ اہمیت نہ دینا جو بدعی عیدوں کو دی جاتی ہے جیسے عید میلاد، یوم آزادی، یوم جمہوریت وغیرہ۔

انکے علاوہ متعدد اعتبار سے مسلمانوں نے اپنی عید کو غیر قوموں کی عیدوں کے مشابہ بنادیا ہے حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کا ارشاد ہے: "**ليس منا من عمل بسنة غيرنا**" ''جو غیروں کے طریقے پر چلے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔[الطبرانی]

بقلم:

فضیلۃ الشیخ/ **ابو کلیم مقصود الحسن فیضی** حفظہ اللہ

الغاط۔ سعودی عرب